خالد محمد غازی
ترجمہ: سید ولی حسن

نومسلم جرمن خاتون برتیاروز کے تاثرات

اسلام کے خاندانی نظام نے مجھے اعتماد عطا کیا اور اماں دیا

پردہ ہی عورت کے عفت و پاک دامنی کا سرچشمہ ہے

مسلمان خاندان اپنے آپسی میل جول، بلند اخلاق قدروں اور اعمال روحانی پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے ان سارے مغربی خاندانوں سے فائق و برتر ہے جہاں اخلاقی زوال اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے یہ اور بات ہے کہ مسلم خاندانوں اور مغربی خاندانوں کے درمیان مادی وسائل کے لحاظ سے بہت بڑا فرق ہے، مختلف شعبۂ زندگی میں مغرب زبردست ٹکنالوجی ترقی کی بناء پر آگے بڑھا ہوا ہے جس نے مغربی خاندانوں کے لیے زندگی میں کافی زیادہ راحت و آرام کے دروازے کھول دیئے ہیں مگر مغربی خاندان روحانی سکون و اقدار اور آپس میں تعلقات و میل جول کی کمی شدت سے محسوس کرتا ہے انہی چیزوں کی بناء پر مسلم خاندان کو برتری حاصل ہے یہی اقدار، آپسی تعلقات اور روحانیت مسلم خاندان کو اطمینان اور نفسانی و روحانی سکون بخشتے ہیں اور اسے دوسرے خاندانوں سے ممتاز کرتے ہیں اور انہی چیزوں نے مجھے اسلام کی طرف کھینچا۔

اپنی اس رائے کا اظہار جرمن خاتون برتیاروز نے اس وقت کیا جب ہماری ان سے ملاقات جامعہ ازہر میں ہوئی جہاں وہ اپنے اسلام کے اعلان کے لیے آئی ہوئی تھیں۔

انہوں نے مزید کہا، میرا بھی وہی حال تھا جو عام یورپین عورتوں کا ہے کہ ہم برابر کلیسہ نہیں جاتے تھے اور نہ ہی کسی نئے دین کی تلاش و جستجو کرتے تھے، لیکن میں خود اندرونی کرب محسوس کرتی تھی، میں کسی ایسے خاندانی نظام کی متلاشی تھی جو مغرب کے عائلی نظام سے زیادہ پائیدار اور مضبوط ہو۔ یہ سوچ و فکر میرے اندر کئی سالوں سے بلکہ بچپن ہی سے پیدا ہوگئی تھی، یہ سوچ و فکر میرے اندر بڑھتی رہی اور نشو و نما پاتی رہی یہاں تک کہ میرا تعارف پورٹ سعید کے ایک مصری مسلم خاندان سے ہوگیا میں نے ان کے ساتھ کچھ وقت گذارا، میں پورٹ سعید میں ان کے درمیان خاندان کے فرد کی طرح رہی، پورے خاندان والوں نے میرے ساتھ محبت تعلق کا معاملہ رکھا۔ میں نے ماں کو ایسا محسوس کیا گویا وہ میری سگی ماں ہیں۔ ان کے بیٹوں کو ایسا محسوس کیا گویا وہ میرے سگے بھائی ہیں۔ ان کے درمیان رہ کر میں اپنے آپ کو واقعی مسلمان تصور کرنے لگی۔

ماں مجھے اسلامی تعلیمات سے واقف کراتی ہیں خاندان والے میرے ساتھ حسن سلوک اور محبت کے ساتھ پیش آتے رہے جیسے ان کی ہر حرکت، ہر بات، ہر معاملہ یہ کہہ رہا ہو کہ اسلام ایک فائق اور پُرکشش مذہب ہے۔

دوسری جانب میں خاندانی نظام پر غور کرنے لگی جسے میں پوری زندگی تلاش کرتی رہی تھی اور جسے میں نے اس مسلم خاندان میں پا لیا تھا، احترام محبت، پائیداری، فضائل پر عمل کرنے کی حرص، آزادی میں حدود، نرمی و متانت غرض کیا نہیں تھا اس خاندان میں۔ اس خاندان کے ایک فرد نے مجھے شادی کا پیغام دیا تو پورے خاندان والوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی، حالانکہ میں ان کے دین پر نہیں تھی میں نے بھی حامی بھر لی اور ان سے میرے تعلقات و میل جول زیادہ ہوتے گئے اور میں باضابطہ طور پر اس خاندان کی ایک فرد بن گئی۔

ایک رات پورٹ سعید کی پرسکون اور خوبصورت فضا میں تنہا بیٹھی کافی دیر تک اس خاندان کے ماحول کے بارے میں سوچتی رہی اور یقین کر لیا کہ اس خاندان کی خوبصورت ہم آہنگی اور آپسی تعلقات کا راز اسلام ہی ہے اسی سوچ نے مجھے اپنے اسلام کے اعلان کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔

میں ماں کے پاس آئی اور جو کچھ میرے دماغ میں گھوم رہا تھا اور جو کچھ میں نے سوچا تھا ان کو بتایا ماں نے خوش آمدید کہا اور جب میں نے اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کہو "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمد رسول الله" میں نے کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد وہ مجھے نماز کی تعلیم دینے لگیں اور قرآن پڑھانے لگیں، پھر مجھ سے کہا اسلام کا اعلان ضروری ہے اس کے لیے ازہر جا کر رجسٹریشن کرانا چاہیئے۔

میں نے ازہر شریف میں وہاں کے علماء کے سامنے کلمہ شہادت پڑھا اور میرا نام فاطمہ رکھا گیا میری نظر میں یہ نام دو سبب سے بہترین نام ہے ایک تو یہ کہ اللہ کے رسول ؐ کی بیٹی کا نام ہے، دوسرے اس محترم خاتون کا نام ہے جنہوں نے اپنے گھر میں میری مہمان نوازی کی، مجھے بتایا کہ میں کس طرح مسلمان ہوں اور اس وقت جبکہ میں نے جرمنی کی زندگی ترک کر دی تھی۔ خاندانی فرحت و سرور بخشا، اور مصر میں ان کے ساتھ زندگی گزاری۔

جرمن خاتون نے کہا: مسلمان کبر و نخوت کے بجائے نرمئ قلب اور بہترین اخلاق سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور یہ چیز ان کے علاوہ میں نے کسی اور دوسرے کے اندر نہیں پائی اس وجہ سے اب میں مسلم ماحول میں رہوں گی۔ اور اب پردہ اور عفت و طہارت کا پورا پورا احترام کروں گی، پردہ و حجاب میں مجھے عورت کے حسن و جمال اور اس کی پاکدامنی و عفت کا سرچشمہ نظر آتا ہے۔

انہوں نے اپنی حکایت کا اختتام اپنی اس بات پر کیا کہ اب میں فقط ایک آپس میں محبت کرنے والے، میل جول رکھنے والے پائیدار و مضبوط مسلم خاندان کی طرف نسبت کرتی ہوں اور بس اللہ مجھے اس پر قائم رکھے، اور اپنے دین کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے دوسروں کے لیے نمونہ بنائے۔ (اخبار العالم الاسلامی مکہ مکرمہ)